تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

March 21 2024

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے عالمی سوشل ورک ہفتہ دوہزار چوبیس منایا

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے شعبہ سوشل ورک نے عالمی سوشل ورک ہفتہ منایا جس کے تحت ’بوین ویویر: انقلابی تبدیلی کا مشترکہ مستقبل‘ عالمی تھیم پر متعدد بامعنی پہل پروگرام منعقد ہوئے۔

عالمی سوشل ورک ہفتہ کے جشن کا آغاز انیس مارچ دوہزار چوبیس کو انکلوزیو ڈولپمنٹ ان پریکٹس: ہاؤ ٹو برنگ ٹرانفارمیٹو چینج‘ کے موضوع پر ایک پینل مباحثہ سے ہوا۔ ڈاکٹر نغمہ عابدی، انڈین اسکول آف ڈولپمنٹ مینجمنٹ اور جناب مہتاب عالم نیشنل فاؤنڈیشن فار انڈیا نے بات چیت شروع کی۔ صدر شعبہ پروفیسر نیلم سکھرامنی نے واضح کیا کہ کس طرح سوشل ورک ڈے پیشوں کے عہد کا اعادہ کرتا ہے کہ وہ کمیونی کی سربراہی میں سماج میں مثبت تبدیلی لائیں گے جس کی بنیاد قومی حکمت اور پائے داری کے اصولوں پر قائم ہے۔ ڈاکٹر ہیم بروکر نے جنوبی امریکہ کی دیسی تہذیبوں میں پیوست بوین ویویر کا تصور سامعین کے سامنے پیش کیا۔ بنی نوع انسان اور فطرت کے مابین ہم آہنگی اور اخوت وموانست کی تعمیر اور ترقی کے ایک اختیاری پیراڈائم کی تشکیل کے ذریعہ ہی انسان کی اصل خوشحالی اس پر انھوں نے زور دیا۔ مباحثہ پینل کے دونوں شرکا نے طلبہ سے پرجوش بات چیت کی اور ان کے سامنے جامع ترقی اور انقلابی تبدیلی کا عملی تناظر پیش کیا۔ ڈاکٹر نغمہ نے اپنے اختصاصی میدان کا حوالہ دیا اور تبدیلی لانے کی غرض سے اور حقیقی معنی میں پائے دار ترقی کے حصول کے لیے مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر ڈیزائن کی تیاری اور تعمیر سازی کی پالیسی کو مشترکہ طور پر بنانے کی اہمیت اجاگر کی۔ تہوں میں موجود مسائل سے روبرو ہونے کے لیے نظام کی عینک سے ان کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ سماجی تبدیلی میں ریاست، مارکیٹ اور سوسائٹی کا باہمی تعامل ہوتا ہے اس لیے مختلف نظریات میں تال میل بٹھانا ایک دشوار اور کٹھن کام ہے۔ جناب مہتاب عالم نے بتایا کہ کس طرح بغیر تنوع اور بوقلمونی جو کہ صرف ورک فورس کو ہائر کرنے سے مراد نہیں بلکہ مختلف الخیال، تجربات اور ذہنیتوں کو دھیان میں رکھے بغیر مشترکہ مستقبل ناقابل تصور ہے۔ انھوں نے جڑ سے تبدیلی لانے کے سلسلے میں ادق اصطلاحات کے استعمال کو کم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

ایم ایس ڈبلیو اور بی ایس ڈبلیو اور پی ایچ ڈی لیے طلبہ نے مذاکرتی سیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس کا ماحصل یہ تھا کہ انقلابی

تبدیلی کو تینوں سطحوں پر لانے کی ضرورت ہے یعنی انفرادی سطح، بڑے ماحولیات نظام اور پالیسی وقانونی فریم ورک میں۔اس سیشن میں شعبہ کے المنائی نے بھی آن لائن شرکت کی۔

اس کے بعد صنفی مساوات کی تھیم پر 'تھوڑا کمپرومائز' نام سے ایک نکڑ ناٹک بھی ہوا جسے بیچلر آف سوشل ورک کے طلبہ نے پیش کیا۔زبردست بیانیوں اور واضح تصویر کشی کے فنی مظاہرے نے زہرنا کی کے ساتھ خواتین کے جدو جہد کو پیش کیا اوران ان گنت طریقوں کو بھی پیش کیا جن میں خواتین تنگ نظر صنفی قاعدے قانون اور سماجی توقعات کی وجہ سے اپنے حقوق،امنگ اور عزت نفس سے سمجھوتہ کر لیتی ہیں۔شعبہ کے المنائی اور تھیٹر انسٹرکٹر جمال صدیقی کی رہنمائی وسرپرستی میں طلبہ نے یہ اسکرپٹ تیار کی تھی جس نے نہ صرف بیداری پیدا کی بلکہ بامعنی بات چیت کی تحریک کا بھی محرک ثابت ہوااور سب کے لیے ایک جامع اور منصفانہ سماج کے قیام کی طرف اقدامات کو بھی تحریک ملی۔پروفیسر رویندر رمیش پاٹل کی قیادت میں فیلڈ ورک ٹیم نے اس پروگرام کو کیا۔

بیس مارچ کو اشتہار سازی کو مقابلہ ہوا کیوں کہ سبجکیٹ ایسوسی ایشن،شعبہ سوشل ورک جامعہ ملیہ اسلامیہ نے جامعہ شعبہ پینٹنگ فیکلٹی آف فائن آرٹ کے مل کر کام کیا تاکہ سوشل ورک ڈے تھیم پر ماحولیاتی پائے داری،عزت نفس،بزرگوں کی وقعت،ٹکنالوجی اور سوشل ورک سے لے کر تعلقات کی اہمیت اور ذہنی صحت تک کے موضوعات پر خوب صورت آرٹ کے نمونے تیار کیے۔پروگرام میں فنی اظہار اور سماجی بیداری وشعور کا گہرا امتزاج نظر آیا جس میں شریک طلبہ نے اپنی صلاحیت اور تخلیقیت کے جوہر دکھائے۔سبھی شریک طلبا کو دونوں شعبہ جات کے صدور پروفیسر معین فاطمہ (شعبہ پینٹنگ) اور پروفیسر نیلم سکھرامنی (شعبہ سوشل ورک) اور ججوں کے ہاتھوں انعامات حاصل کیے۔انعامات کی تقریب کو ڈاکٹر سریکا تومر،فیکلٹی انچارج،سبجکیٹ ایسوسی ایشن،شعبہ سوشل ورک اور طلبہ رضا اکرمحمد کامران،توقیر حسین ،ایشا جھا اور دیگر لوگو نے اس کو کامیاب بنانے کے لیے سخت محنت کی۔

سوشل ورک ہفتہ منانے کے لیے متعدد پروگرام ہوئے جن میں طلبہ،اسکالرز،المنائی اور فیکلٹی اراکین یکساں طور پر شریک ہوئے اور شعبے کے پختہ عہد کو پیش کیا جو کہ ملک کے اولین اداروں میں سے ہے جو سوشل ورک کے پیشے کی قدر کرتا ہے اور مشترکہ مستقبل کے آئیڈیل کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی